معاصر سے انتخاب

خاندانی منصوبہ بندی یا عذاب!

جرمنی کی حکومت کو سخت تشویش ہے کہ برسوں سے جاری خاندانی منصوبہ بندی کے رضاکارانہ نفاذ کے نتیجے میں آج اس ملک کے ایک کروڑ پچانوے لاکھ جوڑوں میں سے چوراسی لاکھ جوڑے اولاد کی نعمت سے یکسر محروم ہیں۔ باقی ایک کروڑ گیارہ لاکھ میں سے ایک دو اور تین بچوں والے گھرانے ہیں ۔ تین اور اس سے زیادہ بچوں والے گھرانوں کی تیزی سے گھٹتی ہوئی تعداد نے حکومت کو "فروغِ خاندان" کی مہم چلانے پر مجبور کردیا ہے۔ اس مہم کی خاص خاص باتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

* سرکار ہر نومولود کی پرورش کا وظیفہ دے رہی ہے۔
* زچہ کی حوصلہ افزائی کے لئے چھٹیوں کا لازمی قانون بنا دیا گیا ہے۔
* جس گھر میں ماں یا باپ میں سے کوئی ایک نومولود کی دیکھ بھال کے لئے گھر میں رہنے پر مجبور ہے وہاں اسے نومولود کی ولادت سے اٹھارہ ماہ تک چھ سو مارک ماہانہ سرکاری وظیفہ دیا جارہا ہے۔
* بچے کی باقاعدہ پرورش کے لئے ۱۹۹۲ء سے قانون میں تین سال کی چھٹیوں کی رعایت پہلے سے چلی آرہی ہے۔
* چھٹی کی اس تین سالہ مدت میں والدین کو نوٹس نہیں دیا جاسکتا۔
* یہ تین سالہ تعطیلات والدین کی پنشن کے کلیم میں باقاعدہ ملازمت کی مدت کی طرح شمار کی جائیں گی۔

دنیا میں آبادی کے ہولناک اضافے پر مغرب کا واویلا عروج پر ہے۔ امریکہ کے چنگل میں پھنسی ہوئی اقوامِ متحدہ کی سفاکانہ شرائط پر غریب ملک اپنے نوخیز جوڑوں کو بانجھ بنانے پر مجبور ہیں۔ خاندانی منصوبہ بندی ان ہی شیطانوں کی دریافت ہے جو جنس کو نسلِ انسانی میں فطری اضافے کا ایک منضبط طریقہ سمجھنے کی بجائے اسے لذت اور نفس پروری کا ایک مادر پدر آزادانہ ذریعہ گردانتے ہیں۔ غریب قوموں کے جائز بچوں کو قبل از ولادت مارنے والے اپنے ناجائز بچوں کی پرورش کے لئے کیا جتن کر رہے ہیں۔ یہ حقیقت چشم کشا اور عبرت آموز ہے۔

یہ واضح رہے کہ جرمنی میں جوڑے سے مراد میاں بیوی نہیں بلکہ کتے اور بلیوں کی طرح مرد اور عورت کا کوئی بھی ایسا جوڑا ہے جو اپنی مساعی سے کسی تیسرے وجود کو دنیا میں لانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ (ماہنامہ "سرگزشت" جنوری ۱۹۹۸ء)